سرکاری رپورٹ

سولہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 3 اکتوبر 1996ء بمطابق 19 جمادی الاول 1417 ہجری (بروز جمعرات)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۶
۴۔	تحریک التواء نمبر ۴ منجانب سردار سترام سنگھ	۷
۵۔	تحریک التواء نمبر ۷ منجانب سردار سترام سنگھ	۸
۶۔	قرارداد نمبر ۸۳ منجانب عبدالواسع صاحب	۱۳
۷۔	قرارداد نمبر ۹۰ منجانب میر ظہور حسین کھوسہ صاحب (نواب عبدالرحیم شاہوانی نے پیش کی)	۱۶
۸۔	قرارداد نمبر ۹۹ منجانب مولانا عطاء اللہ صاحب	۱۶

جلد سولہواں

شمارہ سوئم

(الف)

1- جناب اسپیکر _________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر _______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی _________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔	نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔	جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔	شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔	میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔	ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔	میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔	ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔	مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔	مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔	مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔	ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔	مسٹر عبید اللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔	مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔	سردار ثناء اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔	میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔	حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔	نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔	نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔	میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔	سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بہبود آبادی
۲۳۔	سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔ عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔ ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔ مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔ مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات / مستونگ
۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔ مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 3 اکتوبر 1996ء بمطابق 19 جمادی الاول 1417 ہجری

بروز جمعرات بوقت گیارہ بجکر پندرہ منٹ (صبح)

زیر صدارت جناب ارجن داس بگٹی۔ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاِذَا قُرِیَٔ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ
تُرْحَمُوْنَ٥ وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً
وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَاتَکُنْ مِّنَ
الْغَافِلِیْنَ ٥
صدق اللّٰه العظیم

ترجمہ :۔ اور ترجمہ قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے پروردگار کو دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح وشام یاد کرتے رہو۔ اور دیکھنا غافل نہ ہونا۔

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر382 سردار محمد اختر مینگل صاحب۔
چونکہ سردار اختر صاحب آج رخصت پر ہیں لہٰذا ان کے سوالات اگلی باری تک ملتوی کئے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر386 سردار سترام سنگھ

386 X **سردار سترام سنگھ ڈوکی** : کیا وزیر ملازمتہاو امور انتظامیہ ازراکرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1988ء سے لیکر اب تک تقریباً" تمام بالخصوص ٹیکنیکل شعبہ جات میں آسامیاں نہ ہونے کی وجہ سے ہزاروں ڈگری یافت گان بے روزگار ہیں ان کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ تین چار سالوں سے حکومت نے کسی شعبہ میں کوئی نئی آسامیاں تخلیق نہیں کی ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات ہے تو اس کی کیا وجہ ہے نیز ان بے روزگاروں کی شعبہ اور ڈویژن وار تفصیل دی جائے کیا حکومت ان بے روزگاروں کو روزگار مہیا کرنے کے سلسلے میں کوئی فوری اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان :

وزیر ملازمتہاو امور انتظامیہ : متعلقہ انتظامی محکمہ جات سے مطلوبہ تفصیلات موصول نہ ہونے کی وجہ سے سوال ہذا کا مکمل جواب نہیں دیا جاسکتا - لہٰذا آئندہ اجلاس میں مکمل جواب دیا جائے گا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : میرے خیال میں اس کے

نیچے جواب دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی چونکہ محکمے بہت زیادہ تھے تمام کی Information collect نہ ہوسکی یہ آٹھ نو سال کے باوجود میرے خیال میں اگر میں آپ کی تسلی کے لئے جو کچھ ہم حاصل کرسکے ان کے متعلق تھوڑا بتادوں کہ 1988ء سے لیکر اب تک جن محکموں میں گزیٹڈ یا کوالیفائیڈ لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے 26'25 محکموں میں سے ہمارے پاس فی الحال صرف 12' 13 محکموں کی Information آچکی ہے۔

سردار ستزام سنگھ : ضمنی سوال۔ جناب اسپیکر تحریری جواب دیا جاتا اس سوال کو کئے ہوئے ساڑھے تین مہینے گزر گئے ہیں گزشتہ اجلاس میں بھی یہی جواب ملا کہ اگلے اجلاس میں جواب ملے گا۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : اس میں فی الحال میں آپ کو جواب دے رہا ہوں۔

سردار ستزام سنگھ : تحریری طور پر جواب دیا جائے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : تحریری بھی آپ کو دیں گے اب ذرا زبانی بھی سنیں تحریر بھی آجائے گی انشاء اللہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے فی الحال چودہ محکموں کی جو ہمارے پاس Information ہے اس میں سے اب تک دو ہزار گریجویٹ لوگوں کی ہم نے بھرتی کیا ہے اور اگر آپ کو اس کی کچھ تفصیل چاہئے تو تفصیل میں بھی ہم جانے کے لئے تیار ہیں کہ جس میں محکمہ تعمیرات و مواصلات میں 85' محکمہ تعلیم میں 423' محکمہ صحت میں 1220' محکمہ شہری ترقیاتی منصوبہ میں 61' محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں 107' محکمہ صنعت و حرفت میں 1' محکمہ زراعت میں 94' اریگیشن میں 46' بلدیات میں 32' افرادی قوت میں 12' آب کار میں 22' کھیل و ثقافت میں 3' جب جب پوسٹ Avaible ہوتے ہیں ان پر تقریباً" ابھی تک 2066' لوگ بھرتی ہوچکے ہیں یہ جواب ہم آپ کو دے دیں گے Provide کریں گے لکھا ہوا۔ اور آپ کے سوال کا دوسرا جزو

کہ آپ نے اس میں یہ پوچھا ہے کہ گزشتہ تین سالوں سے حکومت نے کسی شعبہ میں کوئی نئی آسامیاں تخلیق نہیں کی یہ درست نہیں ہے کیونکہ اوپر میں جواب دے چکا ہوں اس میں دو ہزار لوگوں میں سے کچھ حصہ ان دو تین سالوں میں اس کی تعیناتی کی جا چکی ہے۔

جب بھی پوسٹ میسر ہوگی ہیں۔ یہ جواب ہم نے آپ کو پروائیڈ کیا ہے۔ لکھا ہوا دے دیں گے۔ اور آپ کے سوال کا جو دوسرا جزو ہے یہ درست نہیں ہے کیونکہ میں جو اوپر جواب دے چکا ہوں اس میں یہ دو ہزار لوگ ان میں کچھ حصہ دو تین سالوں میں ہو چکا ہے۔ اس سوال کا تیسرا جزو اگر اس کا جواب اثبات میں ہے۔۔۔۔۔۔

جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے کہ ابھی تک دو ہزار لوگوں کو روزگار مہیا کیا جا چکا ہے۔ جوں جوں نئے نئے مواقع حاصل ہوں گے بھرتی کرتے رہتے ہیں فی الحال تیس انجینئروں کے لئے جو پوسٹیں نکلی ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کو دی جا چکی ہیں جو ہمارے بجٹ کی ضرورت کے مطابق نئے مواقع نئی آسامیاں نکلتی آرہی ہیں ان کے مطابق پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تسلسل سے انٹرویو لے رہے ہیں۔ ہمارے پاس جتنا بھی مواد ہے لکھنے کی صورت میں ہم آپ کو پروائیڈ کر دیں گے۔

سردار سترام سنگھ : جناب ہمیں تحریری طور پر جواب دیا جائے جن دو ہزار افراد کو ملازمتیں دی ہیں۔ ان کے نام دیئے جائیں تفصیل دی جائے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : جناب اس کی تفصیل لائبریری میں رکھ دی جائے گی آج نہیں کبھی رکھ دے جائیں گے دو ہزار لوگوں کا نام بتیس محکموں سے حاصل کرنا کچھ وقت لگتا ہے۔ ابھی تک ہم صرف بارہ پندرہ محکموں سے جمع کر چکے ہیں۔ یہ انشاء اللہ آپ کو مہیا کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب ڈاکٹر صاحب معزز ممبران اسمبلی کا حق ہے کہ وہ سوال کے ذریعے معلومات حاصل کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ وزرائے کرام قائد ایوان کو

یہ میری درخواست ہوگی کہ وہ اجلاس کے دوران ہر سوال کے متعلق جواب دیا کریں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : جناب اسپیکر یہ سوال لمبا ہے اور بعض سوال دس پندرہ سالوں کے ہوتے ہیں جن کے جواب اور بڑی لمبی چوڑی تفصیلات ہوتی ہیں اس میں بہت ٹائم لگتا ہے پچیس تیس محکمے ہیں یہ سوال ایک ضخیم بن جاتا ہے تو ایسے سوالوں کے لئے ٹائم لگتا ہے تو دس سالوں کے جواب ہم پرووائیڈ کردیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلے اجلاس تک اسی ہاؤس میں تمام معلومات پیش کردی جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلا سوال نمبر چار سو گیارہ مولانا عطا اللہ صاحب دریافت فرمائیں۔

411 X مولانا محمد عطاء اللہ : کیا وزیر ملازمتہا' امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے گزشتہ سال بارہ اضلاع کے علاوہ صوبہ کے دیگر تمام اضلاع بشمول کوئٹہ کے ملازمین کو ایجنسی اور ایڈیشنل کمپنسٹوری الاؤنس تاحال نہیں دیا ہے۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتہا' امور انتظامیہ : (الف) یہ درست ہے کہ بلوچستان کے بارہ اضلاع میں ایڈیشنل کمپنسٹوری الاؤنس ایڈیشنل ایجنسی الاؤنس دیا جا رہا ہے۔

(ب) متذکرہ الاؤنسز کوئی نئے الاؤنس نہیں ہیں بلکہ گزشتہ بیس برس سے دیئے جا رہے ہیں۔ چونکہ دیگر علاقے (اضلاع) بشمول کوئٹہ اس زمرے میں نہیں آتے۔ لہٰذا ان علاقوں میں ایڈیشنل کمپنسٹوری الاؤنس / ایڈیشنل ایجنسی الاؤنس دینے کا کوئی جواز نہیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : جناب یہ سوال لمبا چوڑا ہے اس پر کابینہ میں

بحث مباحثہ ہوگا لہٰذا اس پر کلیرنس بعد میں آجائے گا کہ کیا کسی کا حق بنتا ہے۔ آپ کو اس کی اطلاع مل جائے گی۔

مولانا عطاء اللہ : چونکہ قرارداد بھی آرہی ہے اس لئے میں اس پر ضمنی سوال نہیں کرتا ہوں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب ڈپٹی اسپیکر : رخصت کی درخواستیں سیکریٹری اسمبلی پیش کریں۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) : سردار محمد اختر مینگل نے آج کے اجلاس سے نجی مصروفیت کی وجہ سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : حاجی محمد شاہ مردان زئی وزیر حج و اوقاف سرکاری دورے پر کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : میر عبدالنبی جمالی صاحب نے نجی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک التواء 6 منجانب سردار ستزام سنگھ۔

سردار ستزام سنگھ : میں یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کا اجلاس روک کر اس پر بحث کی جائے سوئی اور اس کے گرد و نواح کے بڑی تعداد میں لوگوں کی گرفتاری اور گھروں کے محاصرے جیسے واقعات پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک پیش ہوئی۔ سردار صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔؟

سردار ستزام سنگھ : جناب اسپیکر گزشتہ دنوں سوئی اور اس کے گرد و نواح میں کثیر تعداد میں لوگوں کے گھروں پر محاصرے ہوئے۔ اور بلا جواز کافی لوگوں کو گرفتار کیا گیا اس قسم کی ریاستی جبر و تشدد کے واقعات سے وہاں کے عوام میں کافی غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ جس سے وہاں کے لوگوں کے روز مرہ کے کام متاثر ہوئی ہے اس سنگین ترین مسئلے کی جانب میں جناب قائد ایوان کی توجہ مبذول کراوں گا کہ وہ اس قسم کے واقعات سے وہاں کی انتظامیہ کو روکے جس سے صورت حال خراب سے خراب تر ہوتی جارہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگر کوئی اور صاحب۔؟

نواب عبدالرحیم شاہوانی : جناب سب باتیں واضح ہیں۔ اسمبلی ممبر صاحبان کو علم ہے قائد ایوان کو بھی علم ہوگا۔ جو حالات وہاں ہو رہے ہیں حالات اتنے کشیدہ ہیں اور پیچیدہ ہیں اور جو خطرناک صورت حال اختیار کر چکے ہیں ان کا تدارک نہایت ضروری اور لازمی ہے اس لئے اگر یہ حصہ متاثر ہوگا تو سارے حصے اور ملک بھی متاثر ہوگا۔ چلتے چلتے ایک خراب شکل اختیار کرسکتا ہے ایسے میں ہمارا بلوچستان زیادہ صورت اختیار کرسکتا ہے۔ اور بدامنی کا زیادہ امکان ہے۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں ہمارے قائد ایوان صاحب جلد از جلد نوٹس لیں اور فضاء کو پرامن جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قائد ایوان۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر جیسے نواب شاہوانی صاحب نے کہا ہے کہ فضاء کو درست کیا جائے۔ ڈیرہ بگٹی اور سوئی میں۔ انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے سوئی اور ڈیرہ بگٹی میں کہ فضا وہاں کی درست ہو اور وہاں کے لوگ تعاون کریں وہاں کی فضا کو درست کیا جائے۔ جہاں تک اس قرار داد کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک تحریکیں کافی دنوں سے ڈیرہ بگٹی کی بارے میں آرہی ہیں اور آج جو تحریکیں ہیں۔ 6 اور 7 وہاں جو سوئی کے او جی ڈی سی کے تین افراد اغوا ہوئے تھے اسی سلسلے میں یہ ریڈ ہوئی تھیں ان کو بازیاب کرایا گیا تھا اس کے بعد کوئی ریڈ ہوئی ہے وہ اس کا حوالہ دیں۔ اس واقعہ کی وجہ سے یہی ریڈ ہوئی ہے حکومت نے ان آدمیوں کو بازیاب کرانا تھا کرالیا۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : چونکہ قائد ایوان نے واضح طور پر یقین دہانی کرائی اس لئے اپنی تحریک پر زور نہیں دیتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قائد ایوان کی یقین دہانی کے بعد محرک تحریک پر زور نہیں دیتے۔

تحریک التواء

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک التواء نمبر 7 منجانب سردار سترام سنگھ اور جناب نواب عبدالرحیم شاہوانی۔ کوئی بھی رکن تحریک پیش کرے۔

سردار سترام سنگھ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ روزنامہ "جنگ" کوئٹہ کی خبر ہے کہ 8 اگست 1996ء کو ڈیرہ بگٹی شہر میں واقعہ مندوانی کالونی پر فرنٹیئر کور اور مقامی انتظامیہ نے ہلہ بول دیا عورتوں بچوں کو زدوکوب کیا مردوں کو بلاجواز گرفتار کیا جبکہ گھروں سے زبردستی زیورات نقدی اور دیگر گھریلو سازو سامان اٹھا کرلے گئے بلوچستان

اسمبلی عوامی نوعیت کے اس سنگین واقعہ کا نوٹس لیتے ہوئے اپنی کارروائی روک کر اس سانحہ پر غور کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک پیش ہوئی اگر محرک کچھ بولنا چاہے۔

سردار سترام سنگھ : جناب اسپیکر 8 اگست 1996ء کو ڈیرہ بگٹی کے شہر مندوانی کالونی پر مقامی انتظامیہ اور فرنٹئیر کور نے بلاجواز ہلہ بول دیا وہاں پر پردہ پوش عورتوں اور چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو زدوکوب کیا جبکہ مردوں کو بلاجواز گرفتار کیا اور ان کے گھروں کی زبردستی تلاشی لینے کے دوران کچھ نہ ملنے پر وہاں سے زیورات نقدی اور گھریلو ساز و سامان اٹھا کر لے گئے جو سراسر غیر جمہوری غیر اخلاقی' غیر قانونی اقدام ہے جناب اسپیکر جمہوری دور میں اس قسم کی مثالیں 'بدترین مثالیں کہلائی جاتی ہیں جو پرامن شہریوں کے ساتھ زیادتی کے مترادف ہے۔ جس کی اخباروں میں بھی مذمت آئی ہے۔ میں قائد ایوان سے گزارش کروں گا کہ آپ سیکورٹی کو اس قسم کے ناروا اور نازیبا ناجائز قسم کے اقدامات سے روکیں جس سے وہاں کے لوگوں میں انتہائی رنج و غم پایا جاتا ہے۔ اس قسم کی مثالیں بدترین ریاستی دہشت گردی مترادف ہوا کرتی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگر نواب صاحب آپ بھی بولنا چاہئے کیونکہ یہ مشترکہ تحریک ہے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : اس سلسلے میں میرے ساتھی نے تحریک کی وضاحت تو کر دی۔ ظاہربات ہے کہ کسی بھی محکمے کو کسی بھی ایجنسی کو یہ اختیار از سرخود کیسے ملا اور از سرخود کیسے لوگوں کے گھروں چادر اور چاردیواری کی بے حرمتی کرنے پر آمادہ ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے اس کا کنٹرول حکومت کے پاس ہے۔ حکومت کی ایجنسیاں ہے۔ صوبائی حکومت کو چاہئے کہ وہ اسے کنٹرول کرے کیونکہ اسے کنٹرول کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جب ایسی بے ہودگیاں ہوتی ہیں تو دوسری جیسے کہ میں نے پہلے کہا ہر جگہ یہ محکمے یہ ایجنسیاں اس قسم کے بدترین واقعات پیدا کر کے لوگوں میں

بدامنی اور خلفشار پیدا کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو پریشان کرنے میں ازحد سختی ہو رہی ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان کی یہ کارروائیاں روکی جائیں۔ کیوں کہ کسی بھی پرامن صوبے اور پرامن علاقے میں کسی بھی محکمے یا ایجنسی کو یہ اختیار نہیں دیا جائے۔ کہ وہ از خود کوئی کام کرے۔ اگر کسی کو گرفتار کرنا ہے تو وہاں لیویز ہے پولیس ہے اور ڈپٹی کمشنر کے آرڈرز سے وہ وارنٹ لے جائے بے شک اس گھر کی تلاشی لے۔ ایسے گرفتار کرے نہ کے سارے شہر کو سارے دیہات کو سارے گاؤں کو اپنی لپیٹ میں لے اور سب کی بے عزتی کرے یہ چادر اور چار دیواری کی بے عزتی کوئی اچھی بات نہیں۔ اس کے لئے قائد ایوان کو چاہئے سخت سے سخت قدم اٹھائے ہم یہ کہتے ہیں اور بار بار کہیں گے۔

قائد ایوان نواب ذوالفقار علی مگسی : جناب اسپیکر صاحب یہ بات درست ہے کہ مندوانی کالونی پر ریڈ ہوا تھا اور اسی کی کڑی ہے کہ او جی ڈی سی کے ایمپلائز کو اغواء کیا گیا تھا اور یہ مندوانی قبیلے نے کیا تھا اس لئے ان کے اوپر یہ ریڈ ہوا جہاں تک یہ سوال ہے کہ عورتوں کو بچوں کو زدو کوب کیا گیا ہے یہ سراسر غلط بات ہے ریڈ ان کے اوپر ہوئی تھی ان سے ناجائز اسلحہ بھی برآمد ہوا اور وہ لوگ بھی برآمد ہوئے۔

سردار سترام سنگھ : قائد ایوان تحقیقات کرائیں میرے خیال میں ان کو غلط اطلاع دی جاتی ہے۔

میر محمد صادق عمرانی : جناب اسپیکر سب سے پہلے تو یہ ہے کہ یہ تحریک التواء نہیں بنتی یہ 8 اگست 1996ء کا واقعہ ہے بحث کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : اس بارے میں میں کچھ کہنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب میں اس بارے میں صادق صاحب کا جواب دینا چاہتا ہوں جب اجلاس شروع ہوا تو 8 اگست کو کون اجلاس بلائے اور کس جگہ پیش کیا جائے قائد ایوان

صاحب کے پاس آخر تو اطلاعات ہوں گے لیکن اجلاس تو ابھی بلایا گیا ہے جب اجلاس بلایا جاتا ہے تب اس میں یہ تحریکیں پیش ہوتی ہے تو اس لئے حق ہے ہمارا اور ان کو غلط فہمی ہے۔

میر محمد صادق عمرانی : نہیں جناب دو اجلاس ہو چکے ہیں۔

سردار سترام سنگھ : جناب اسپیکر اجلاس کے پہلے دن ہم نے یہ جمع کرائی تھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : صادق عمرانی صاحب نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا کہ 8 اگست کو یہ واقعہ ہوا ہے تو واضح ہو کہ 5 اگست تک اگلاس اجلاس تھا اس کے بعد اجلاس اب ہو رہا ہے یہ معزز ممبران کا حق بنتا ہے کہ اس دورانیہ میں کوئی بھی واقعہ پیش آئے تو وہ اس کو اسمبلی میں لا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی آپ اس تحریک پر ایزسٹ کرتے ہیں۔؟

نواب عبدالرحیم شاہوانی : جی میں اس تحریک پر قائد ایوان کی توجہ مبذل کراتا ہوں اور گزارش بھی کرتا ہوں کہ فوری نوعیت کے سلسلے ہیں ان کو روکنا ضروری ہے صرف یہ کہہ کر کہنا کہ ہم کریں گے یا یہ ہوگا یہ کافی نہیں ہے میرے خیال میں اور اس سے لوگ بھی مطمئن نہیں اور ہم بھی نہیں ہیں اس پر سخت کارروائی کی جائے اور محکموں اور ایجنسیوں کو سخت تاکید کی جائے اور منع کیا جائے اور ان سے جواب طلبی کی جائے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر صاحب نواب صاحب کی بات بڑی اچھی ہے کہ محکموں کو تاکید کی جائے اور فورسیز کو تاکید کی جائے کہ وہ ناجائز نہ کرے لیکن اگر کوئی شخص ایسی حرکت کرے گا جس کو خود کہتا ہے کہ غیر اسلامی ہے غیر جمہوری ہے تو لوگوں کو اغواء کرنا کیا غیر اسلامی اور غیر جمہوری نہیں ہے مگر لوگ ایسا کام کریں گے۔ تو اس کے خلاف ہم کارروائی ضرور کریں گے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : یہی تو بات ہے میں کہتا ہوں کہ جو لوگ اور جو شخص ظلم کرے گا اس کو گرفتار کیا جائے اس کے خلاف کارروائی کی جائے نہ کہ سارے لوگوں کی نہ کہ باقی غریبوں کی اور بے گناہوں کی میں یہ چاہتا ہوں جرائم کو ختم کرنا میرا بھی خیال یہی ہے کہ جرائم ختم ہوں جرائم پیشہ لوگ سزا کے مستحق ہے مگر وہ لوگ جو غریب پرامن شہری کو ناجائز نقصان اس کی وجہ سے نہ ہو جرم ایک کرتا ہے سزا دوسرے کو بھگتنا پڑتا ہے۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر جہاں تک نواب شاہوانی نے کہا کہ جو جرائم پیشہ لوگ ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جو ان لوگوں کو پناہ دیتا ہے وہ خود بھی جرائم پیشہ ہے اور جو پناہ دیں گے ان کے خلاف بھی ہم کارروائی کریں گے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : حقیقت ہے میں اس سے انکار نہیں کرتا جو جرائم پیشہ کو پناہ دیتا ہے اس کے خلاف ضرور کارروائی کی جائے مگر ایسے لوگ ہماری تحریک کے مطابق وہاں نہیں ہے اگر ایسے ہیں آپ بے شک کارروائی کریں ہم تو آپ کو کہتے ہیں کہ کارروائی کریں مگر جن پر یہ ثابت ہو کہ وہ جرائم پیشہ لوگوں کی طرف داری کر رہی ہے۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر صاحب میں نواب صاحب کو یہ تسلی دیتا ہوں کہ جو جرائم پیشہ لوگ نہیں ہیں ان کے خلاف ہم نے نہ کوئی کارروائی کی ہے اور نہ کوئی کارروائی کرنے کا کوئی ارادہ ہے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پرامن شہریوں کو بہرحال تکلیف نہ ہو اس کے لئے میں آپ سے پھر گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس پر توجہ دیں اور خاص تحقیقات کرائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قائد ایوان کی یقین دہانی پر محرک اپنی تحریک پر زور نہیں

دیتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قائد ایوان کی یقین دھانی پر محرک زور نہیں دیتے۔ جناب مولانا عبدالواسع صاحب قرارداد نمبر83 پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قرارداد نمبر83

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ شیرانی سب ڈویژن کا علاقہ ایک انتہائی وسیع و عریض رقبہ اور آبادی پر مشتمل ہے اور وہاں کے عوام اپنے انتظامی معاملات کے سلسلے میں انتہائی مشکلات سے دوچار ہیں مزید یہ کہ شیرانی کو ضلع کا درجہ دینا وہاں کے عوام کا بھی دیرینہ مطالبہ ہے۔ لہٰذا عوام کے اس دیرینہ مطالبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے شیرانی سب ڈویژن کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ شیرانی سب ڈویژن کا علاقہ ایک انتہائی وسیع و عریض رقبہ اور آبادی پر مشتمل ہے اور وہاں کے عوام اپنے انتظامی معاملات کے سلسلے میں انتہائی مشکلات سے دوچار ہیں مزید یہ کہ شیرانی کو ضلع کا درجہ دینا وہاں کے عوام کا بھی دیرینہ مطالبہ ہے۔ لہٰذا عوام کے اس دیرینہ مطالبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے شیرانی سب ڈویژن کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

جی اگر آپ بولنا چاہیں۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر یہ قرارداد پہلے بھی اس معزز ایوان کے سامنے پیش ہوئی تھی اور چونکہ ہماری یہی بدقسمتی ہوتی ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے جو بھی قرارداد آئے گا یا کوئی تحریک آئے گی تو وہ اگرچہ جتنا بھی مفید ہو اور عوام کے فائدے میں ہو اور وہاں کے مفاد میں ہو تو وہ مسترد کراتی جاتی ہے۔ لیکن جناب اسپیکر اس مرتبہ میں اس معزز ایوان اور حکومت کے ساتھیوں سے بھی یہ توقع رکھتا ہوں کہ یہ بہت وسیع و عریض علاقہ ہے اور پہاڑوں کا علاقہ ہے تو وہاں کے دور دراز علاقوں

سے انتظامی معاملات کے لئے ژوب آنا لوگوں کو بہت سی مشکلات ہیں بلکہ رات اور دن گزارتے ہوئے بھی وہ نہیں پہنچ سکتے ہیں' تو جناب اسپیکر اگر یہ مطالبہ اور یہ قرار وادپاس کرکے تو میرے خیال بلوچستان میں اتنے بہت بڑے وسیع و عریض علاقہ اور کوئی سب ڈویژن نہیں ہے جیسے شیرانی سب ڈویژن تو جناب اسپیکر میں سب ساتھیوں سے اور وہاں کے ساتھیوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ یہ قرارداد کو پاس کریں تاکہ شیرانی کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں اس وقت جو مالی وسائل بلوچستان کے پاس ہیں اس چیز کی اجازت نہیں دیتے ہیں کہ نئے ضلع اور نئے ڈویژنز نئے سب ڈویژنز بنائیں این ایف سی ایوارڈ اگر ہوگیا اور مالیاتی پوزیشن صوبے کی بہتر ہوئی اس کے بعد اس قرارداد پر غور کرسکتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر قائد ایوان صاحب سے تو یہ توقع نہیں تھی بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب اسپیکر قائد ایوان صاحب جب اتنی بڑی حکومت اور اتنی بڑی کابینہ انہوں نے بنایا ہے اور اس وقت ان کے لئے مالی مشکلات نہیں ہوتی ہیں بلکہ اس سے بڑھکو اخبارات اور پریس کانفرنسوں اور کوئی دوسرے ذریعوں سے ہمیں بھی یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ لوگ بھی آجائیں تاکہ ہم ان کی شاہ خرچیوں میں شریک ہوجائیں تو جناب اسپیکر وزرا کی ضرورت بھی اتنی ہے کوئی وزیر بھی۔ سب یہاں پر ہیں لیکن یہ تین چار دن سے میں دیکھتا ہوں تو کوئی اپنے محکمے کا جواب بھی نہیں دے سکتا۔ قائد ایوان صاحب سارے محکموں کے جواب دیتے ہیں جب جواب بھی وہ دیتے ہیں اسمبلی کے اور اسمبلی کے فلور پر بیٹھے ہوئے ان کے وزراء اور ان محکموں کی ضرورت اور ان کی نگرانی کی ضرورت بھی نہیں ہوتی ہے۔ تو ان خرچوں کی بجائے ان کے بڑھانے کی بجائے بلوچستان کے مالی حالات پر بوجھ بھی ہو تو اگر یہ بوجھ نہیں ہے تو

میرے خیال میں شیرانی ضلع کا قیام بھی کوئی مشکل پیش نہیں کرسکتا تو جناب اسپیکر یہ کوئی جواب نہیں ہے جو ہمیں دیا جاتا ہے اور اگر کوئی دوسرا جواب ہے یا کوئی اس حوالے سے مسترد کردیتا ہے کہ کیوں اپوزیشن پیش کرتی ہے تو ٹھیک ہے فلور پر سامنے پر کہہ کہ ہم اپوزیشن کے جو بھی قرارداد ہو صحیح ہو یا غلط فائدے میں ہو یا نقصان میں ہو ہم اسے مسترد کردیتے ہیں لیکن اگر مالی مشکلات وہ پیش کردیتے ہیں تو یہ کل جو انہوں نے یہ 35 کی کابینہ جو انہوں نے بنائی ہے اور ہمیں بھی دعوت دی جارہی ہے اگر ہمیں اللہ نے یہ توفیق دے دیا کہ ہم شاخرچیوں میں شامل ہوجائیں تو ان کی طرف سے کوئی مالی مشکلات کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ جب روکاوٹ نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی مشکلات نہیں ہیں جب آئے روز وہ دعوت دیتے ہیں تو جناب اسپیکر یہ بدنیتی پر مبنی جواب جو انہوں نے دے دیا۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر میں مولانا صاحب کو ایک دفعہ پھر دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ آکر شامل ہوجائیں اور میں اس ملک کے سیاست دانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک نیشنل گورنمنٹ بلوچستان میں بن سکتی ہے تو سارے ملک میں کیوں نہیں بن سکتی ہے۔ جہاں تک شاخرچیوں کی بات کی ہے تو وہ سوال پیش کریں ہم پھر بتادیں گے کہ ہم کتنی شاخرچیاں کررہے ہیں۔ اور یہ کہ خالی چیف منسٹر سارے محکموں کے جوابات دیتے ہیں اور باقی وزراء کی ضرورت نہیں۔ اس پر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ آپ ہماری جگہ آجائیں بیٹھ جائیں جواب دیتے رہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن جیسے کہ میں نے کہا کہ اگر این ایف سی ایوارڈ ہوگیا اور صوبے کے حالات بہت ہوئے تو اس چیز پر غور کریں گے اس وقت ہمارے پاس وسائل ہیں۔ اور نہ ہی ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد نامنظور کی گی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اب قرار داد نمبر 90 پیش کریں۔ چونکہ میر ظہور حسین کھوسہ موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے تحریری طور پر نواب عبدالرحیم شاہوانی صاحب کو اختیار دیا ہے وہ قرارداد پیش کریں۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : جناب والا میں آپ کی اجازت سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔

قرارداد نمبر 90 منجانب میر ظہور حسین خان کھوسہ : چونکہ سوئی گیس کی سہولیات کو ملک کے دوردراز علاقوں تک بہم پہنچا دیا گیا ہے جبکہ حلقہ پی' بی- 22 ضلع جعفر آباد کے گنجان آباد قصبات یعنی چتن پٹی' نور پور جیانی' بھنڈ' درگی' صحبت پور' گوٹھ عبدالرشید' حیر دین' ماجھی پور' پہنور' رند علی' آمین کنڈرانی اور حاجی ابراہیم گاجانی وغیرہ سوئی گیس فیلڈ اور ڈیرہ اللہ یار میں لائن سے صرف دس پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہیں لیکن دس سال گزرنے کے باوجود یہ قصبات سوئی گیس کی سہولیات سے اب تک محروم ہیں۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ' مذکورہ بالا قصبات اور صحبت پور حیردین روڈ کے ملحقہ دس کلومیٹر کے اندر اندر واقع تمام قصبات کو سوئی گیس سپلائی کے لئے فوری اقدامات کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قرارداد پیش ہوئی۔ بغیر کسی بحث و مباحثہ کے قرار داد کو منظور کرلیا گیا ہے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا عطا اللہ صاحب مشترکہ قرار داد نمبر 99 منجانب سردار محمد اختر مینگل مولانا عبدالباری مولانا محمد عطا اللہ' مولانا عبدالواسع و سردار سترام سنگھ پیش کریں۔

مولانا عطا اللہ : یہ کہ' ون یونٹ (ONE UNIT) کے قیام کے بعد یعنی سال

1958ء میں بلوچستان کے بعض علاقوں کے سرکاری ملازمین کو 40 فیصد غیر کشش علاقہ الاؤنس (UNATTRACTIVEAREA ALLOWANCE)دیا جاتا تھا۔ یہ الاؤنس ایجنسی الاؤنس قلات اسٹیٹ الاؤنس اور ایڈیشنل کمپنسٹوری الاؤنس کی صورت میں ان علاقوں کے سرکاری ملازمین کو ملتا رہا تھا ون یونٹ (ONE UNIT) کے خاتمہ اور صوبہ بلوچستان کے معروض وجود میں آنے کے بعد سال 1972ء میں یہ الاؤنس بند کر دیئے گئے ' مزید یہ کہ سال 1994ء میں صوبے کے بارہ اضلاع کے سرکاری ملازمین کو ایجنسی الاؤنس ایڈیشنل الاؤنس اور کمپنسٹوی الاؤنس کے نام پر یہ الاؤنسز بحال کر دیئے گئے تھے۔ اس طرح سات اضلاع یعنی' خضدار' قلات' مستونگ' آواران' لسبیلہ' جھل مگسی اور بولان کے سرکاری ملازمین کو مذکورہ الاؤنسز سے یکسر محروم رکھا گیا جو انہیں 1958ء سے 1972ء تک باقاعدگی سے ملتا رہا ہے جس کی وجہ سے ان اضلاع کے ملازمین میں بے چینی اور اپنے حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد کا دائرہ وسیع تر کرنا ایک فطری عمل ہے' مگر دوسری جانب حکومت کی یہ ذمہ داری بھی بنتی ہے کہ وہ اپنے ان ملازمین سے جائز اور دیرینہ مطالبہ پر ہمدردانہ غور کرکے صوبہ میں دیئے جانے والے مروجہ تمام الاؤنسز میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے اقدام کرے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتا ہے کہ وہ سابقہ قلات اسٹیٹ الاؤنس فوری طور پر بحال کرے تاکہ سرکاری ملازمین میں پائی جانے والی بے چینی کو کسی حد تک دور کیا جاسکے۔

مولانا عطا اللہ صاحب : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب : بدقسمتی سے ہمارے ملک میں حق طلب کرنے کا نظام اتنا پیچیدہ بنایا گیا ہے کہ حق کے مطالبہ میں عمر گزر جاتی ہے لیکن پتہ نہیں چلتا ہے کہ حق کہاں اور کس سے مانگی جائے بلوچستان کے ملازمین میں ہر جگہ احساس محرومی

پائی جاتی ہے میں امتیازی سلوک ہوتا ہے کہیں حق پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے اس لئے میرا مطالبہ ہے ملازمت میں امتیازی سلوک نہ ہو پورے صوبے میں امتیازی سلوک کا خاتمہ انتہائی ضروری ہے قلات ڈویژن جھل مگسی اور بولان کے ملازمین کی مراعات قدیم اوقات سے ہو رہے ہیں اور قدیم علاقہ پسماندہ اور دشوار گزار ہونے کی وجہ سے ملازمین وہاں جانے سے گھبراتے تھے کیونکہ علاقہ میں ملازمت کے لئے مراعات نہ ہونے کی وجہ سے کوئی کشش نہ تھی اس لئے ملازمین کو اسپیشل الاؤنس کے نام سے یا بے کشش الاؤنس کے نام سے چالیس فیصد کم از کم دیا جاتا رہا ہے اب بلوچستان کے ملازمین کے لئے میں تو ایجنسی الاؤنس کے نام سے اضافی رقم میں سیکرٹریٹ الاؤنس کے نام سے کہیں دوسرے الاؤنس کے نام سے رقم ملتی ہے اضافی جبکہ قلات ڈویژن بولان جھل مگسی سے ملازمین کی قدیم مراعات بھی چھین لی گئی ہیں اس لئے میرا مطالبہ ہے کہ قلات ڈویژن بولان اور جھل مگسی کے لئے اسپیشل الاؤنس چالیس فیصد منظور کی جائے۔

شکریہ جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی نواب عبدالرحیم شاہوانی صاحب۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : جناب اس ضمن میں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انسانی حقوق کی بات ہے ملازم بھی انسان ہیں اور وہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اور دور دراز علاقوں تک جاتے ہیں اگر ان کے بچے بھوکے پڑے رہیں ان کے گھر میں فاقہ ہو تو وہ اپنے گھر سے باہر جا نہیں سکیں گے۔ اور یہ کاروبار یہ حکومتی سلسلہ یہ مسائل کیسے نمٹیں گے اور یہ کیسے کام ہوں گے۔ انسانی حقوق کے طور پر یہ ملازمین کا انسانی حق ہے کہ پہلے ان کو یہ حق دیتے تھے اور ان کو 72ء میں یہ الاؤنس بند کر دیا گیا۔ اس پر پھر توجہ بھی نہیں دی گئی۔ اس مہنگائی کے دور میں وہ مجبور ہو کر انہوں نے یہ قدم اٹھایا ہے وہ اب بھی اس پر قائم ہیں کل بھی قائم رہیں گے ہو سکتا ہے کہ یہ بد سے بد تر شکل اختیار کرے اس میں حکومت کو پریشانی ہو اور اس کے لئے فورسز

استعمال کرنا پڑے۔ کس پر اپنے ملازمین پر اپنے پبلک پر اپنے عوام پر جبکہ ان کا مطالبہ بھوک مٹانے کے لئے اپنا حق مانگنا ہے۔ وہ حق جو اسے دیا جارہا تھا۔ اگر کسی کا حق کسی کو نہ ملے اس کا فریاد کرنا ان کا مطالبہ کرنا اس کے لئے رونا پیٹنا یہ اس کا فطری حق ہے۔ یہ حق ہے ان کا اس کے لئے حکومت کوشش کرے۔ اس کے لئے صوبائی حکومت وفاق سے بھی سختی سے مطالبہ کرسکتی ہے۔ جیسے ہماری سیاسی پارٹیاں جیسے ہماری جمہوری وطن پارٹی کہتی ہے کہ صوبوں کو برابری کے حقوق دیئے جائیں۔ اور صوبائی حقوق از حد ضروری ہیں یہ اگر یہ صوبائی حقوق ان کو برابر کے نہیں ملیں گے تو ظاہر ہے کہ صوبہ بلوچستان پست سے پسماندہ ہوتا چلا جائے گا۔ تو اس میں وزیر اعلیٰ صاحب جو قائد ایوان بھی ہیں اور آج اس حکومت میں فائز بیٹھے ہیں وہ اس کے لئے کوشش کریں کہ اس فضا کو پرامن طور پر حل کریں اور ان ملازمین کی اشک شوئی کرے کیونکہ ان پر زور دینا۔ ان کو ڈانٹنا یا ان غلط کہنا بھی کسی طرح غلط ہے کیونکہ وہ حق بجانب ہیں یہ کمرتوڑ مہنگائی اگر کوئی کروڑپتی ارب پتی برداشت کرے تو ہے کوئی اور غریب تو برداشت نہیں کرسکتا ہے۔ اور جس کی تنخواہ دو چار ہزار روپے ہو وہ کیا کرسکتا ہے وہ اس مہنگائی کا کیا مقابلہ کرسکتا ہے لہذا یہ ان کا حق ہے اور صحیح وہ ان کو دیا جائے۔ اور میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے بار بار عرض کروں گا اور کہوں گا کہ وہ مہربانی کریں اس کے لئے جیسے وفاق سے ہو صوبے سے ہو ان کی اشک شوئی کرے اور ان کا یہ مطالبہ پورا کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : شکریہ اور کوئی معزز رکن۔

سردار سترام سنگھ : جناب اسپیکر ہمارا اور ہماری پارٹی کا ہمیشہ یہ موقف رہا ہے کہ بلوچستان کے عوام اور محنت کشوں کے شانہ بشانہ ہوں۔ بلوچستان کے ہزاروں نوجوانوں کی جو بے روزگار ہیں ان کے تاریک مستقبل کی نشان دہی کی ہے یا بلوچستان کے جائز حقوق کی بھی نشان دہی کی ہے اور جبکہ آج بلوچستان کے محنت کشوں کی طرف سے ایک جائز مطالبہ اور عرصے سے ان کی بھوک ہڑتال جاری ہے۔ اور وہ جدوجہد کر

رہے ہیں۔ جس کی حمایت ہماری پارٹی کے ساتھ اور بلوچستان کی حامی اکثریت اعلیٰ نمائندوں نے بھی کی ہے۔ قلات اسٹیٹ الاؤنس جو ان کو ملا کرتا تھا وہ بعد میں بند کر دیا گیا بعد آج کے اس ہنگائی کے دور میں یہ الاؤنس ان کا حق بنتا ہے میں اس تحریک اور قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہوں کہ ان کو یہ جائز حق دیا جائے تاکہ عوام میں پھیلی ہوئی پریشانی ختم ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : شکریہ جی مولانا صاحب

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر یہ قلات اسٹیٹ الاؤنس کے حوالے سے جو قرارداد پیش ہوئی ہے میں تو اس کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر یہ کہتا ہوں کہ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ شاید قائد ایوان اور حکومتی بنچوں والے یہ سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن نے ہمارے لئے مسائل پیدا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ تو جناب اسپیکر ایسی بات نہیں ہے میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ حکومت کے اندر جو ساتھی ہیں وہ یہ کام کرتے ہیں وہ ان ملازمین کو راستہ دیکھاتے ہیں اور ان کے ساتھ وہ گھومتے ہیں اور ان کے ساتھ تحریک بھی چلاتے ہیں۔ لیکن جب اسمبلی یا کابینہ میں فیصلے کرنے کا وقت ہوتا ہے تو یہ لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اس پر وہ خاموش ہوجاتے ہیں۔ پچھلے سال جناب اگر آپ کو یاد ہو دو سال پہلے جب ایجنسی الاؤنس کی تحریک چلی تھی تو وہ قوم پرست جو اسی علاقے سے تعلق رکھتے تھے ایجنسی الاؤنس کے حوالے سے وہاں روڈوں پر بہت بڑے بڑے وعدے کرتے تھے۔ بہت بڑے بڑے جلوس ان کی حمایت میں نکالتے تھے۔ لیکن جب وہ اس فلور میں آئے وہ خاموش بیٹھ گئے۔ اور اب بھی اس قرارداد کا یہ حال ہے وہاں قلات کے جو قوم پرست ہیں اور ان کے ساتھ جلوسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ اور یہ مظاہرہ اور لانگ مارچ کے راستے دکھاتے تھے اور اب جب یہ مسئلہ ہے وہ فلور پر نظر نہیں آتے ہیں۔ یہ ملازمین کا حق ہے اور جب ایک وقت آپ کی حکومت کے لان کو اٹھاتے ہیں اور ان کو راستے

دکھاتے ہیں ان کو مظاہروں پر مجبور کردیتے ہیں تو جناب اسپیکر میں اس معزز ایوان سے اور حکومت والوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو منظور کیا جائے آپ ان بے چاروں کو کیوں مجبور کرتے ہیں۔ ان کو لانگ مارچ پر نکالنے پر ان کو اتنی بڑی تکلیف دے دی۔ یہ سارا کام ان قوم پرستوں نے کیا ہے جو اس علاقے سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر ہم اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور ان سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قائد ایوان

قائد ایوان : جناب اسپیکر آپ کو بخوبی معلوم ہوگا اور میرے ساتھیوں کو بھی۔ جب یہ لانگ مارچ اور بھوک ہڑتال وغیرہ ہوئی۔ جیسے میں واپس آیا میں نے اپنے ساتھیوں سے صلاح مشورہ کیا۔ اور اسی سلسلے میں اس اجلاس کے بعد اسپیشل میٹنگ بلائی گئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد قبل از وقت ہے میں اپنے اپوزیشن کے ساتھیوں سے گزارش کروں گا وہ اس پر زور نہ دیں جب تک ہم اپنی کیبنٹ میٹنگ میں فیصلہ نہ کریں۔ جہاں تک مولانا واسع صاحب نے الزام لگایا کہ اس طرف بیٹھے ہوئے قوم پرستوں نے لانگ مارچ کرائی ہے ان کو بھوک ہڑتال کرائی میں یہ کہوں گا جو آج تک ہمارے ساتھی ٹریژری بنچز پر ہیں ان کا میرے لئے اوپر اتنا زور ہے اس مسئلے پر کہ آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے انہوں نے کبھی لوگوں کو سڑکوں پر کال کر اور یہاں بیٹھ کر انہوں نے حمایت نہیں کی ہے یہ مولانا صاحب کے غلط الزام ہیں انہوں نے آج بھی میرے اور اوپر یہ زور رکھا ہوا ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ میں مولانا صاحب کو بتاؤں گا کہ لوگ خواہ مخواہ کسی کو نہیں اکساتے ہیں۔ وہ اگر کرتے ہیں تو ان کی حمایت بھی کرتے ہیں میں یہ بھی رکویسٹ کروں گا کہ اس پر زور نہ دیا جائے جب تک کابینہ کا فیصلہ نہ ہو جائے۔

مولانا عبدالباری : جناب میں عرض کروں گا جب یہ ان کا حق ہے اور قائد ایوان صاحب نے اس کی حمایت کی ہے اور اتنی اہمیت کا مسئلہ کہ آج کیبنٹ کی میٹنگ

بلائی گئی ہے۔ تو اس کے حوالے سے جو یہ قرارداد پیش ہوئی ہے یہ قرار داد ایک جمہوری عمل ہوتا ہے جس طرح قائد ایوان صاحب نے ایک کیبنٹ میٹنگ بلائی ہے اور یہ کیبنٹ بلانا تو ایک حکومتی عمل ہوتا ہے۔ اس طریقے سے کسی صوبائی یا مرکزی مسئلے پر اسمبلی ڈسکس کرنا تحریک پیش کرنا ایک جمہوری عمل ہوتا ہے۔ تو ان دونوں کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے ادھر کیبنٹ کی میٹنگ ہو رہی ہے بے شک عملی فیصلے کیبنٹ کرتی ہے اور اس کے لئے سفارشات اسمبلی کرتی ہے تو قرار داد پیش کرنا اور کیبنٹ میں فیصلہ کرنا کوئی تضاد نہیں ہے یہ ہماری جمہوری روایت رہی ہے اور میں نے خود دیکھا ہے جناب اسپیکر جب وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کیا گیا تھا میں خود گیا ان لوگوں کو میں نے خفیہ مشورہ دیا۔ وزیر اعلیٰ صاحب یہ سمجھے کہ ملازمین نے یا اختر مینگل نے مولانا باری نے ہمارے وزیر اعلیٰ ہاؤس کا محاصرہ کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے سیٹ پر قبضہ کیا ہے۔ میں نے جناب اختر صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ جمہوری روایت ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے کہتا ہوں کہ بی این ایم حئی گروپ کا نائب صدر ساتھ تھا اور آخر تک ان کے ساتھ تھا جمہوری وطن پارٹی اور دیگر پارٹیاں جمہوری عمل میں ان کے ساتھ تھیں۔ یہ قرار داد پیش کرنا یہ ایک جمہوری عمل ہے۔ تو ان دونوں بات کے درمیان کوئی تنازعہ یا بات ہے نہیں کہ یہاں بے شک قرار داد بھی پاس کریں اور کیبنٹ میٹنگ میں قائد ایوان صاحب میٹنگ میں فیصلہ کریں۔ تو ان دونوں باتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے تو یہ قرار داد پاس کریں اور ہم چاہتے ہیں یہاں اسمبلی میں اس کی بالادستی ہو۔ جمہوریت کی بالادستی ہو اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ جمہوری روایات کی پامالی ہو تو یہ آپ کے لئے بھی مناسب نہیں ہے۔

قائد ایوان : مولانا صاحب ہم نے آپ کو کب کہا ہے کہ آپ قرار داد نہ لائیں کبھی آپ کو کہا ہے کہ قرار داد نہ لائیں جہاں تک اس قرار داد کا سوال ہے ہم نے ریکوئیسٹ کی ہے کہ آپ اس قرار داد کو پینڈنگ کر دیں جب تک ہم کیبنٹ میں

فیصلہ کریں یہ فنانشل میٹر ہے اس کے لئے طریقہ کار ڈھونڈھا جائے گا کہ اس کے لئے وسائل کہاں سے لائیں گے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ صبر کرلیں اگر نہیں کرنا چاہتے ہیں آپ کی مرضی۔

مولانا عبدالباری : جناب صبر تو ملازمین نے کیا ہے چار مہینے سے اسمبلی کے سامنے ملازمین بھوک ہڑتال پر ہیں۔ اسمبلی کے سامنے دنیا کے جتنے ادارے ہیں ان کے آدمی آکر حیران کن نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور آپ لوگوں نے جب جام صاحب کو ملازمین کے استقبال کے لئے بھیجا تھا اور جام صاحب جب مذاکرات کر رہے تھے تو مجھے ایک سیکریٹری سے بھی بے اختیار نظر آتے تھے۔ اور مجھے بہت رنج اور شفقت ہوا مجھے کوئی سیکریٹری صاحب کہ رہے تھے۔ اور سو پرسنٹ میں سے ایک پرسنٹ تک اختیار نہیں ہے۔

تو جناب اسپیکر یہ ایک حساس مسئلہ ہے ہم نے صبر کیا اور اگر ہم صبر نہ کرتے اور جمعیت علمائے اسلام اس تحریک میں شامل ہوتی تو حالات کوئی اور رخ پر جاتے ہم نے صبر کیا تھا۔ ملازمین کو روکا - جب وہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کا محاصرہ کرنا چاہتے تھے۔ وہ وہاں لانگ مارچ کرنا چاہتے تھے میں وہاں خود گیا۔ ان کو صبر کی تلقین کی اور خاص کر اختر مینگل صاحب کو۔ جو بہت تھکے ہوئے تھے اور بھوک سے نڈھال تھے - تو صبر کی بات ہے جناب اسپیکر آپ یہ قرار داد منظور کریں۔ بے شک حکومت کا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ قرار داد پر عمل کرنے کے لئے بعد میں لائحہ عمل طے کریں گے تو یہ لائحہ عمل طے کرنا ہوگا۔ ہم نے صبر کیا ہے ملازمین نے صبر کیا ہے۔ ملازمین نے آپ کے پڑوس میں بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے۔ آپ اتنے بڑے بڑے ناشتے کرتے ہیں ان بے چاروں نے دن سے کھانا بھی نہیں کھایا ہے۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر میں اس بارے میں یہ عرض کرتا چلوں مولانا صاحب نے کہا کہ شاید مجھے انگلینڈ میں پتہ چلا کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس پر قبضہ ہونے والا ہے تو میں

واپس بھی نہ آتا یہ کوئی اور لوگ ہیں جو وہاں جا کر بیٹھ جاتے ہیں واپس نہیں آتے ہیں۔ اور جب 72ء میں یہ الاؤنس ختم کیا گیا تو آپ کو سب کو بخوبی پتہ ہے کہ الاؤنس کس نے ختم کیا۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر جس نے 1972ء میں اسے ختم کیا ہے وہ ایک تاریخ ہے۔ اس تاریخ میں میں نہ پیدا ہوا تھا نہ وہ وزیر اعلیٰ بنے تھے پتہ نہیں اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب کہاں تھے تاریخ میں ہم نہ جائیں۔ اور اب بات حق کی ہے ملازمین چار مہینے سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور صبر کر کے بیٹھے ہیں۔ زیادہ نصیحت تو نہیں کر سکتا۔ بات طریقہ کار کی ہے حکومت طریقہ کار خود طے کرے۔ جو اکثریتی ارکان ہیں وہ بھی چاہتے ہیں یہ الاؤنس ملے۔ قرارداد کے معنی ہیں سفارش اور یہ سفارش کرنی ہے۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) : جناب اسپیکر میں اس کی ذرا وضاحت کروں۔ ہماری یہ ریکویسٹ ہے اگر آپ یہاں قرار داد لاتے ہیں۔ اگر یہ اسمبلی اس قرارداد کو پاس نہیں کرتی ہے تو جیسا کہ ہم کہہ رہے ہیں پھر کیبنٹ میٹنگ کو بلانے کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے۔ کیونکہ اسمبلی نے اس کو ریجیکٹ کر دیا۔ اور یہاں میجارٹی کیبنٹ کی ہی بیٹھی ہوئی ہے۔ آپ سب کو بخوبی پتہ ہے کہ قرار داد ریجیکٹ ہو سکتی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ اس پر فی الحال زور نہ دیں ہم کیبنٹ میں جائیں اور پر غور کریں اگر اس میں ہم کوئی مثبت حل نہ نکال سکے تو پھر آپ قرار داد لائیں ہم آپ کا ساتھ دینے کے لئے سوچیں گے غور کریں گے مگر یہ گزارش ہے کہ اس کو آپ نہ الجھائیں۔ شکریہ

مولانا عطا اللہ : جناب قائد ایوان نے جو کہا اور سردار ثنا اللہ صاحب نے تو کافی یقین دہانی کرائی کہ صبر سے کام لے تو مجھے یاد پڑتا ہے 12 جون 95 قلات اسٹیٹ الاؤنس کے لئے ایک وفد میری سربراہی میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں گیا

اور ان سے ملے اس نے یقین دہانی کرائی کہ آٹھ دس دن میں میں کابینہ سے کرالوں گا لیکن پورا سال گزر گیا۔ یہ ایسا نہ ہو کہ صبر لمبا ہو جائے میں قرارداد واپس نہیں لوں گا اس کو التواء میں رکھیں کابینہ جلد سے جلد فیصلہ کر کے اس کو بعد میں نمٹائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قائد ایوان اور ٹریژری بنچوں کی اس یقین دہانی پر کہ اس پر کابینہ کی میٹنگ میں مثبت غور ہوگا۔ محرک مولوی عطا اللہ صاحب بھی التواء پر حامی ہیں لہٰذا اس قرارداد پر مزید غور اتوار 17 اکتوبر بروز جمعرات کے اجلاس میں ہوگا۔ لہٰذا اس قرارداد کو 17 اکتوبر کے اجلاس تک موخر کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 6 اکتوبر 96 صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی بارہ بجکر دس منٹ (دوپہر) مورخہ 6 اکتوبر 96ء گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی۔)